انٹرویو: احمد خان

ہزاروں قادیانی لغو عقائد کے سبب کشمکش میں مبتلا ہیں
مرزا محمود کو آج بھی قادیانی ''برا انسان'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں
مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک سب عبرتناک موت سے دوچار ہوئے
سابق قادیانی نومسلم عبدالکریم انور قریشی کے انکشافات

عبدالکریم انور قریشی پیدائشی قادیانی ہیں، ان دنوں جرمنی میں مقیم ہیں اور گزشتہ ۲۱ سال سے جرمنی میں اہم قادیانی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ مرزا طاہر کے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ آپ کے نانا محمد یامین تاجران کتب قادیان کے مالک تھے۔ عبدالکریم انور قریشی نے گزشتہ ماہ اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے تائب ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہی وہ مہذب مذہب ہے جو تمام ادیان میں سب پر حاوی ہے، ۶۰ سالہ عبدالکریم انور نے اسلام قبول کرتے ہوئے قادیانیت کے لغو، بے بنیاد اور من گھڑت عقائد کا پردہ ایسے حالات میں چاک کیا ہے کہ جب ہزاروں قادیانی ان عقائد کے سبب کشمکش میں مبتلا ہیں، تکبیر نے اس ضمن میں خصوصیت کے ساتھ عبدالکریم انور سے رابطہ کیا اور ان سے تفصیلی گفتگو کی، اس گفتگو میں ختم نبوت اکیڈمی لندن کے سربراہ علامہ عبدالرحمان باوا اور مولانا محمد سہیل باوا بھی موجود تھے۔ قارئین کے لیے اس گفتگو کا احوال سوالاً جواباً حاضر خدمت ہے۔

❑ قریشی صاحب سب سے پہلے تو اپنے حالات زندگی کے حوالے سے قارئین کو کچھ بتائیں گے۔؟

● میرا پورا نام عبدالکریم انور قریشی ہے۔ والد کا نام عبدالوحید قریشی ہے۔ ہم گورداس پور میں رہتے تھے۔ وہیں میری پیدائش ۲۹ر جولائی ۱۹۴۵ء کو قادیانی گھرانے میں ہوئی، بنیادی تعلیم و تربیت بھی اسی حوالے سے حاصل کی۔ چونکہ قادیان کا علاقہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور وہاں قادیانی کثیر تعداد میں تھے اسی لیے ماحول بھی کچھ ایسا تھا کہ قادیانیت سے ہی رغبت رہی۔

❑ آپ کا گھرانہ قادیانیت کی تبلیغ کے حوالے سے اور قادیانی عقائد کی اشاعت کے حوالے سے بڑا اہم رہا ہے اس حوالے سے کچھ بتائیں گے۔؟

● سب سے پہلے میرے دادا سلطان احمد قریشی نے قادیانیت قبول کی تھی یہ ایک صدی پرانی بات ہے۔ ہمارے بڑے بوڑھے بتاتے ہیں کہ جب انہوں نے قادیانیت قبول کی تو تمام اہل خانہ نے ان سے قطع تعلق کر لیا، یہ ایک طرح کا سوشل بائیکاٹ تھا۔ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے حوالے سے میرے نانا محمد یامین کو ساری دنیا تاجران کتب قادیان کے نام سے جانتی ہے۔ قادیانیت کی اشاعت اور ان کے مواد کی طباعت، اشاعت و ترسیل کے حوالے سے انہوں نے باقاعدہ ادارہ قائم کیا اس حوالے سے ہمارا گھرانہ بہت مشہور ہوا۔ کیونکہ قادیانیت سے متعلق سارا لٹریچر، کتابیں اور رسالے ہم ہی چھاپتے تھے تو اس لیے ہم اس حوالے سے مشہور ہو گئے۔

❑ قریشی صاحب خیر سے آپ کی عمر ۶۰ سال کے لگ بھگ ہے ایک طویل عرصہ آپ قادیانیت میں رہے آپ نے قادیانیت کا بڑا گہرا مطالعہ کیا ہوگا قادیانیت کو آپ نے کیسا پایا؟

● الحمدللہ، اللہ عزوجل نے مجھے عمر کے بڑے حصہ کے گزرنے کے بعد سہی مگر اسلام کی ابدی نعمت سے سرفراز کیا۔ مجھے اس پر فخر ہے اور میں آپ کے توسط سے تمام بھائیوں سے اپیل بھی کروں گا کہ وہ میرے لیے دین پر استقامت اور مغفرت کی دعا کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیکی پر قائم رہنے، بھلائی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے والا بنائے۔ آپ نے قادیانیت کے حوالے سے پوچھا تو یہاں یہ میں بتاتا چلوں کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ ایک ایسا گھرانہ تھا جہاں کتابیں اور قادیانی مواد بکثرت موجود تھا۔ میں چونکہ پیدائشی قادیانی تھا تو ظاہری سی بات تھی کہ تعلیم کے تمام مدارج بھی اسی ماحول میں طے ہوئے۔ میں نے قادیانیت سے متعلق بے شمار کتابیں پڑھیں، بے شمار محافل میں گیا بلکہ آپ یہ کہیں کہ عمر کا تنا بڑا حصہ ان لوگوں میں اس ماحول میں گزارا ہے کہ میں جماعت احمدی اور ان کے تمام امور سے واقف رہا ہوں مگر سچ بات یہی ہے کہ مجھے آہستہ آہستہ اندازہ ہوتا گیا کہ دال میں کچھ ضرور کالا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا تو اندازہ ہوا کہ یہ ساری دال ہی کالی ہے باہر سے ایک غلاف ہے جو چڑھا رکھا ہے مگر درحقیقت سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے کاٹ کر ایک ایسے مذہب کی طرف لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس کا واحد مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔

❑ آپ نے قادیانی کتابوں اور عقائد کا مطالعہ کیا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے دعویٰ مہدویت، مسیحیت کیا اس تناظر میں آپ نے ان کے عقائد و نظریات کو کس طرح پایا؟

● جی میں نے اس حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کا سارا تحریر کردہ اور بعد ازاں لکھا جانے والا سارا تحریری مواد پڑھا۔ ابتداء میں تو سچی بات ہے کہ خود میری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا مجھے خود اس میں کوئی غلط و قابل اعتراض بات نہیں لگی مگر جب اللہ عزوجل نے سیدھی راہ دکھائی تو اندازہ ہونے لگا کہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے، یہ جو کچھ بیان ہو رہا ہے وہ درست نہیں ہے تو میں نے دوبارہ سنجیدگی سے تمام کتابوں کو پڑھنا شروع کیا جو ذہن میں سوالات اٹھتے انہیں حل کرنے کے لیے قادیانیوں کے تمام اہم افراد حتیٰ کہ قادیانی قیادت تک سے بالمشافہ ملاقاتیں کیں لیکن یہ بات اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کرنا شروع کردی کہ یہ تمام دعاوی و عقائد جھوٹ اور بے بنیاد تھے اور ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں آج اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قادیانیت کفر زندقہ ہے اس کے جھوٹے ہونے کے لیے ان کی اپنی تحریریں کافی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی پوری ایمانداری سے ان کی کتابیں پڑھے تو خود اس میں اتنا تضاد ہے کہ مزید کسی تبصرہ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی مگر اس کے لیے تعصب کی عینک اتار کر پوری دیانت داری سے مطالعہ ضروری ہے۔

❑ قریشی صاحب! آپ نے اہم بات کی ہے کہ آپ کے مطالعہ میں بے شمار کتابیں رہی ہیں۔ اگر آپ سے آپ کے اس دعویٰ کے کہ قادیانی سربراہوں کی اپنی تحریریں ان کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہیں اس حوالے سے پوچھا جائے تو آپ

کے پاس کیا دلیل ہے؟ کیونکہ قارئیں یہ جاننا چاہئیں گے کہ آپ نے ایک طویل عمر کا حصہ گزارنے کے بعد ایسا کون سا جھوٹ پکڑا جو آپ کے اس دعویٰ پر دلیل بن سکے۔

● جی یقیناً میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں، رہی بات میرے اس دعویٰ پر دلیل کی تو میں آپ کو دو ایسی مثالیں دے رہا ہوں کہ اس بنیاد پر میں پوری قادیانیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری ان دی ہوئی دلیلوں کو غلط ثابت کر دیں تو جو سزا ہو میں اسے بھگتنے کو تیار ہوں۔ سارا عالم اسلام جانتا ہے کہ مرزا قادیانی کے عقائد کے حوالے سے مسلمان علماء کے درمیان کئی مناظرہ و مباحثہ ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجموعہ اشتہارات جلد۳ کے صفحہ ۵۷۸ پر ایک اشتہار شائع کیا۔ اس اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے ایک دعا کی یہ دعا کیا تھی۔ قبل اس کے میں اس پر کوئی بات کہوں یہ بات قارئین کے لیے دلچسپی کا سبب ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اپنے عقائد کا اعلان کیا تو اس حوالے سے ایک تاریخی بحث و مناظرہ ہوا۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری نامی ایک بڑے بزرگ نے اس سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بیخ کنی کی چنانچہ جب بات کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی تو زچ ہو کر آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک مواد شائع ہوا اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناءاللہ امرتسری کے تابڑ توڑ حملوں سے گھبرا کر اور اپنی رہی سہی ساکھ و عقائد کے تحفظ اور انہیں درست قرار دینے کے لیے ایک دعا کی وہ دعا یہ تھی وہ کہتے ہیں ''اگر میں ایسا ہی کذاب مفتری ہوں جیسا کہ آپ مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جیسے طاعون اور ہیضہ جیسی بیماریوں سے'' اس کے بعد انہوں نے یہ دعا کی ''کہ اگر مسیح موعود کا دعویٰ میرے نفس کی اختراع ہے اور میں تیری نظر میں کذاب ہوں تو اے میرے پیارے مالک تو مولانا ثناءاللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر '' اب آئیں تاریخی حقیقت کی طرف کہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ عزوجل نے کذاب ثابت کر دیا اور یہ محض الزام نہیں ہے۔ ساری دنیا نے دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیضہ جیسی وبائی بیماری میں مبتلا ہوا اور مولانا امرتسری کی حیات ہی میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اور اس کی بڑی عبرتناک موت ہوئی جبکہ مولانا ثناءاللہ امرتسری غلام احمد قادیانی کی موت کے ۴۱ سال بعد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے۔ اسی حوالے سے قادیانی عوام ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے واقف ہیں۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بہت قریب تھے۔ ۲۰ سال تک وہ ان کے مرید خاص رہے مگر جب ان پر مرزا غلام احمد قادیانی کی اصلیت کھلی تو انہوں نے قادیانیت سے توبہ کر لی اور انہوں نے مرزائی عقائد کیخلاف اعلانِ جنگ کر دیا اور خوب رسالے کتابیں لکھیں۔ بحث جب بڑھی تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے علم کی بنیاد پر پیش گوئی کی کہ مرزا قادیانی ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک عبرتناک موت کا شکار ہوگا۔ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس پیش گوئی کے جواب میں دعویٰ کیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگا اور میں ڈاکٹر عبدالحکیم کے شر سے محفوظ رہوں گا مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ وہ ۴/اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو عبرتناک موت کا شکار ہوا۔ جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم ۱۹۱۹ء میں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال کے ۱۱ سال بعد انتقال کر گئے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی اس سے بڑی دلیل کوئی ثابت کر دے کہ ان کو کسی انسان نے نہیں بلکہ خود اللہ

تعالیٰ نے کذاب ثابت کر دیا۔

❑ قریشی صاحب! کہا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ پر خاندانِ غلام احمد کی اجارہ داری رہی ہے اور اسی نوعیت کے الزامات بھی عائد کئے جاتے ہیں۔ آپ نے بہت قریب سے ان معاملات کو دیکھا ہے۔ آپ بتائیں صحیح بات کیا ہے؟

● مرزا غلام احمد قادیانی کی تنظیم اس کے کردار اور ساکھ کو جس طرح میں نے دیکھا اور پایا' اس حوالے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے سارا گورکھ دھندا مال بٹورنے اور اپنی دکانداری چمکانے کے لیے کیا۔ آج بھی مرزا غلام احمد کا خاندان چندوں پر چل رہا ہے۔ انہیں دنیا بھر کے قادیانی چندہ دیتے ہیں۔ جن سے ان کی عیاشیاں جاری ہیں۔ مرزا غلام احمد کا بڑا بیٹا مرزا محمود تھا جو ۵۲ سال تک جماعتِ احمدیہ کے تختِ خلافت پر براجمان رہا۔ اس کو قادیانی افراد ''برا انسان'' کے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ اپنی خلافت میں اس شخص نے قادیانیوں کی جس طرح تذلیل کی، جس طرح گھٹیا حرکتیں کیں، وہ اشاعت کے قابل نہیں ہیں۔ جماعت کے لوگ آج بھی اس کے عہد سے خوف کھاتے ہیں۔ اس نے وہ وہ حرکتیں کیں کہ فرعونوں نے بھی نہ کی ہوں گی۔

❑ ان کا انجام کیا ہوا؟

● جی یہ بڑی عبرتناک بات ہے اور میں محض زبانی یہ غلط جھوٹا پروپیگنڈا نہیں کر رہا۔ قادیانی کتابوں میں یہ واقعات پوری صحت کے ساتھ موجود ہیں۔ آخری عمر میں اس کو ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ وہ تڑپتا رہا، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا شکار ہوا۔ قادیانی کتابوں میں مرزا محمود کی موت کے احوال کے حوالے سے لکھا ہے کہ مرنے کے بعد اس کی نعش کی یہ حالت تھی کہ اسے سیدھا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کی نعش کو سیدھا کرنے کے لیے ہزار ہا جتن ہوئے مگر کوئی فرق نہ پڑا اور پھر اسے ٹیڑھے ہی تابوت میں ڈال کر دفنا دیا گیا۔

❑ مرزا ناصر کے حوالے سے آپ کیا جانتے ہیں؟

● مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مرزا محمود کا جنازہ اٹھا تو میں بھی اس میں شریک تھا۔ یہ چناب نگر سابقہ ربوہ کی بات ہے۔ میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جنازہ کے بعد باہر کھڑا تھا۔ جنازہ ہو چکا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جنازہ کے بعد مرزا ناصر کو بطور خلیفہ نامزد کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ ہم ابھی بات چیت ہی کر رہے تھے کہ ایک کار وہاں آ کر رکی۔ اس میں کچھ مرد و خواتین تھے۔ ان میں سے کچھ نے اتر کر ہم سے پوچھا کہ جنازہ ہو گیا تو ہم نے بتایا ہو گیا تو انہوں نے اس کے بعد سوال کیا کہ خلیفہ کا انتخاب ہو گیا۔ ہم نے بتایا کہ ہاں ہو گیا۔ انہوں نے بے تابانہ پوچھا کہ کون خلیفہ بنا؟ جیسے ہی ہم نے بتایا کہ مرزا ناصر کو خلیفہ منتخب کیا گیا ہے تو آپ یقین کریں' ان سب کے منہ سے بے ساختہ ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' نکلا۔ یہ وہی مرزا ناصر ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں ایک کنواری قادیانی لیڈی ڈاکٹر سے شادی رچائی۔ اسی مرزا ناصر کے دور میں قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بنیاد پر کافر قرار دیا گیا۔ یہ بھی عبرتناک موت کا شکار ہوا۔

☐ پاکستان میں قادیانیوں کے سیاست میں عمل دخل کا بڑا چرچا رہا ہے۔اس حوالے سے آپ کی معلومات کیا ہیں؟

● جی! یہ بالکل صحیح ہے۔آج بھی بعض سرکردہ عہدوں پر یا تو قادیانی غیر علانیہ طور پر متحرک ہیں یا پھر وہ قادیانیوں سے کوئی خصوصی رغبت رکھتے ہیں۔ابھی پاکستان میں پاسپورٹ کا مسئلہ اٹھا ہے۔آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا یہ صرف کوئی انتظامی معاملہ ہے۔نہیں ایسا نہیں ہے۔اگر یہ انتظامی معاملہ تھا تو گزشتہ ۴۰،۴۵ سالوں سے کیوں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔مجھے آج بھی یاد ہے ۱۹۷۴ء میں بھٹو کا دور تھا۔قادیانی سربراہ ببانگ دہل کہا کرتے تھے بھٹو کو ہم نے کامیاب کرایا، بھٹو ہمارا آدمی ہے جو کرنا ہے کرو چنانچہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کی بات ہے چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر ریل کو روک کر قادیانی لڑکوں نے خوب لوٹ مار کی، غنڈہ گردی ہوئی اور کئی افراد زخمی ہوئے تھے۔قادیانیت کے خلاف علماء متحرک ہوئے اور تحریک شروع ہوئی اور بالآخر قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور مرزا طاہر لندن بھاگ آئے۔

☐ :آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ مرزا طاہر سے ذاتی واقفیت رکھتے تھے اس میں کس حد تک صداقت ہے؟

● جی یہ درست ہے میری مرزا طاہر سے ذاتی شناسائی تھی اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ چناب نگر گول بازار کے پڑوس میں ایک دواخانہ تھا جہاں مرزا طاہر آیا کرتا تھا۔میں بھی وہاں جاتا تھا بس اسی دواخانہ کے حوالے سے ان سے تعلق قائم ہوا اور پھر ہماری دوستی ہوگئی۔

☐ آپ نے مرزا طاہر کو قریب سے دیکھا آپ نے ان کی محافل میں بھی شرکت کی آپ نے کبھی اپنے ذہنی خلفشار کا اظہار کیا کبھی ایسا ہوا ہو کہ آپ نے براہِ راست قادیانی قائدین سے اپنے تحفظات پر بات کی ہو؟

● جی بالکل ۱۵ یا ۱۶ سال قبل کی بات بتاتا ہوں جب میں قادیانیت کے حوالے سے تحفظات کا شکار ہو چلا تھا میں ان دنوں ہالینڈ میں تھا۔ہالینڈ میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ تھا، تیاریاں جاری تھیں میں گو کہ کنفیوژ تھا اور مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس طرح اپنے ذہن کی گتھیوں کو سلجھاؤں۔میری خواہش تھی کہ قادیانیوں کے عقائد اور ان کے نظریات کے حوالے سے جو خلفشار میرے ذہن میں ہے اسے دور کروں، میں نے اس عرصے میں جس حد تک ممکن ہو سکا قادیانی مربّیوں سے بات کی ان سے مسائل پر بات کی، تحفظات پر بات ہوئی مگر کوئی مطمئن نہیں کر سکا۔مجھے معلوم ہوا کہ مرزا طاہر ہالینڈ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے آنے والے ہیں میں چونکہ مرزا طاہر سے واقفیت رکھتا تھا سوچا کہ چلو اس بہانے نہ صرف مرزا طاہر سے ملاقات ہو جائے گی اور جو ذہن میں خلفشار ہیں وہ بھی دور کر لوں گا میں یہ بات پوری ذمہ داری سے بیان کر رہا ہوں اور آج بھی جو میں کہے جا رہا ہوں اس کے گواہ موجود ہیں کیونکہ یہ کوئی ۱۵/۱۶ سال پرانی بات ہے۔ہالینڈ کے سالانہ جلسہ میں مرزا طاہر شریک ہوئے میں بھی پہنچ گیا وہاں مرزا سے ملاقات ہوئی تمام قادیانی جانتے ہیں کہ ہر سالانہ جلسہ میں ایک سوال و جواب کی محفل ہوتی ہے جسے مجلس عرفان کہتے ہیں۔اس محفل میں، میں خصوصیت کے ساتھ شریک ہوا اب سوال و جواب کا جب دور شروع ہوا تو میں نے بھی سوال کے لیے ہاتھ کھڑا کر دیا۔ظاہری بات تھی کہ بہت محدود تعداد میں لوگ تھے بلکہ چیدہ چیدہ شخصیات موجود تھیں میں

تو پہلے ہی ذہنی خلفشار میں تھا۔ میں حق کی جستجو میں تھا مجھے اپنی اندرونی کیفیت کا پتہ تھا اور شاید اسی دن سے میری زندگی کے نئے باب کا آغاز ہوا۔ خیر ہوا یوں کہ مرزا طاہر نے جب میرا ہاتھ سوال کے لیے اٹھا دیکھا تو مسکرا کر کہا جی قریشی صاحب فرمائیں۔ میں یہاں اپنے تمام قارئین کو آپ کے توسط سے گواہ بنا کر ایک سوال کرتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ وہ جب میرے کئے گئے سوالات کو جو میں نے مرزا طاہر سے کئے ایمانداری سے فیصلہ کریں کہ کیا میں نے وہ سوال قادیانیت سے اختلاف کے حوالے سے کئے تھے یا میرے اندرونی خلفشار کا مظہر تھے۔ چنانچہ میں نے پہلا سوال کیا کہ حضرت یہ بتائیں کہ میں نے سعودی عرب میں دیکھا کہ وہاں تمام لوگ نماز تو وقت پر ادا کرتے ہیں مگر صرف فرض پڑھتے ہیں، سنتیں ونوافل وہاں ادا نہیں کئے جاتے ایسا کیوں ہے؟ جب میں نے یہ سوال کیا تو حاضرین میں ایک نوجوان موجود تھا اس نے بھی میرے سوال کی تائید کی کہ ہاں میں بھی ۱۳ سال سعودی عرب میں مقیم رہا ہوں میں نے انہیں ایسا ہی پایا کہ وہ لوگ فرض تو وقت پر ادا کرتے ہیں مگر سنتیں ونوافل نہیں پڑھتے۔ اب یقین کریں کہ مرزا طاہر نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ ''سعودی عرب کبھی نہیں گیا میں نے انہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا لہذا میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اس کا جواب سن کر وہاں ایک قہقہ لگا اور مجھے بہت ندامت اٹھانی پڑی۔ مجھے کیا کوئی بھی صاحب فہم آدمی اس قسم کے جواب کی توقع کسی نیم پڑھے لکھے فرد سے نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ جماعت احمدیہ کا خلیفۂ وقت یہ کہے۔ خیر میں نے ہمت نہ ہاری میں نے ایک سوال کی اجازت اور طلب کی اور پوچھا کہ کہتے ہیں کہ حجر اسود جب نصب ہوا تھا تو اس کا رنگ سفید تھا کہ وہ جنت کا پتھر ہے مگر گناہ گاروں کے بوسوں سے اب اس کا رنگ کالا پڑ گیا ہے کیا یہ سچ بات ہے یا صرف سنی سنائی ہے؟ آپ یقین کریں مرزا طاہر کا جواب تھا میں نے عرض کیا میں سعودی عرب نہیں گیا ہوں لہذا میں نے حجر اسود نہیں دیکھا اور میرے علم میں نہیں کہ اس بات میں کس حد تک صداقت ہے آپ یقین کریں اس کے بعد تو میری وہ حالت تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ آج بھی جب میں اس واقعہ کو سوچتا ہوں تو تھرا جاتا ہوں۔

❑ قریشی صاحب یہ بتائیں کہ قادیانی قیادت بڑے دعوے کرتی ہے کہ قادیانیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس میں کس حد تک صداقت ہے؟

● جی بالکل لغو بے بنیاد دعویٰ ہے۔ ایم ٹی وی پر جو قادیانیوں کا ٹی وی ہے ایک روز طاہر نے دعویٰ کیا کہ ۲۰ کروڑ افراد قادیانی مذہب اختیار کر چکے ہیں اور انہوں نے تمام قادیانیوں سے اپیل کی کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں جیسے میں نے ۲۰ کروڑ قادیانی بنائے ہیں آپ سب جو سن رہا ہے وہ اور جس نے نہیں سنا سننے والے اس تک میرا یہ پیغام پہنچائیں کہ تم سب کب ریت کے ذروں کی طرح تمام افراد کو قادیانی بناؤ گے۔ لہٰذا اٹھو اور قادیانیت کو عام کرو۔ میں نے جب اس سلسلے میں ذمہ دار قادیانیوں سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ وہ ۲۰ کروڑ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں خلیفہ نے دعویٰ کیا ہے، کہاں رہتے ہیں، کیا کرتے ہیں، کچھ معلوم بھی ہو تو اس پر میرے خلاف محاذ بنا لیا اور مجھے قادیانیت سے باقاعدہ فارغ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا اور درحقیقت میں نے خود ہی اس برے عقیدے پر لعنت بھیج دی۔

☐ قریشی صاحب اب آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

● الحمدللہ اب میں بہت مطمئن ہوں اللہ تعالیٰ سے اپنے سابقہ گناہوں پر مغفرت طلب کرتا ہوں آپ کے توسط سے سب سے دعا و استقامت کی اپیل کرتا ہوں آج مجھے محسوس ہوا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو حق ہے۔ قادیانیت اسلام سے ایک بالکل متضاد ہے۔ میں تو اسے کوئی عقیدہ ہی تسلیم نہیں کرتا یہ ایک سازش ہے جو مکر وفریب اور منافقت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں پھیلائی جارہی ہے۔

☐ قریشی صاحب آپ نے عمر کے جس حصے میں اسلام قبول کیا وہ ایک عظیم نہج سے تعبیر ہو رہا ہے یقینی طور پر آپ نے اس سلسلے میں کئی مسائل اٹھائے ہیں کیا آپ پر دباؤ ہے کہ آپ سابقہ عقیدے کی طرف رجوع کرلیں؟

● اللہ کی راہ میں پریشانیاں تو ہوتی ہیں، مصائب بھی ہوتے ہیں۔ دباؤ پہلے بھی بہت تھا اب بھی ہے مگر اب میں نے حق قبول کرلیا ہے اس سے اب میں نہ ڈرتا ہوں نہ مجھے خوف ہے۔

☐ قریشی صاحب گزشتہ ایک عشرہ سے یہ بڑی تبدیلی آئی ہے کہ بڑی ممتاز نامور و مستند شخصیات نے قادیانیت سے توبہ کی ہے اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

● میں سمجھتا ہوں اس کا بنیادی سبب اسلام کی حقانیت ہے اللہ عزوجل نے دین کے تحفظ کے لیے خود ہمارے اندر یہ کیفیت پیدا کی ہے کہ ہم نے جھوٹ سے سچ کو پرکھا ہے، قبول کیا ہے۔ آج ہزاروں قادیانی اپنے عقائد باطلہ کے لغو اور بے بنیاد حوالے سے کشمکش میں ہیں۔ آج قادیانیت اپنے عہد کے بدترین اندرونی بحران کا شکار ہے۔ انہیں راہِ حق کی طرف آنے میں بس تھوڑا وقت درکار ہے۔ وہ اسلام کی ابدی نعمت سے جلد سرفراز ہوں گے مجھے کوئی لالچ، طمع، غرض اس جانب کھینچ کر نہیں لائی۔ آخرت کا خوف، روز جزا کا ڈر اور خاتم النبیین ﷺ کا عقیدۂ ختم نبوت ہمیں اپنی جانب کھینچ رہا ہے۔ میں یہاں مبارک باد دیتا ہوں ان تمام علماء حق کو جو ختم نبوت کی تحریک کے لیے خود کو وقف کر چکے ہیں ان کی مساعیٔ جلیلہ جلد سے بہت جلد انقلاب آفرین صبح کا آغاز ہوگا۔

☐ قریشی صاحب کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

● میں امتِ مسلمہ سے اتحاد و یگانگت اور اخوت کی اپیل کروں گا۔ ہم پر کڑا وقت ہے ہمیں یہود و ہنود کی سازشوں کا سامنا تو ہے ہی منافقوں کی ایک بھاری تعداد ہمارے اندر آستین کا سانپ بنے بیٹھی ہے۔ ہمیں دین کے علم کو سیکھنا ہوگا، جدید علوم حاصل کرنے ہوں گے، عقیدۂ ختم نبوت کو عام کرنا ہوگا، محبت اور اخوت کے ساتھ دعوت وتبلیغ کو عام کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے قول وفعل کے تضاد اور دوعملی سے گریز کرنا ہوگا۔ میں یہاں عالمی ختم نبوت اکیڈمی لندن کے تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا اور مجھے اس قابل سمجھا کہ میں تکبیر جیسے معتبر رسالے کے کروڑوں قارئین سے ہم کلام ہوا۔

(مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی۔ شمارہ ۹، ۷۔۳، مارچ ۲۰۰۵ء)